السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کسی کا والد فوت ہوجائے تو وہ کس وقت تک یتیم رہتا ہے، شریعت نے اس کی کیا حد مقرر کی ہے؟ کتاب وسنت سے اس کی وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ احتلام کے بعد یتیمی نہیں ہے۔ (بیہقی، ص : ۳۲۰، ج۷) امام ابوداؤد نے اس پر بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے۔

یتیمی کب ختم ہوتی ہے؟ ’’اس کا مطلب یہ ہے کہ بچے اس وقت تک یتیم رہتے ہیں، جب تک وہ بالغ نہ ہوں، اگر بالغ ہوجائیں تو شرعاً یہ حالت ختم ہوجاتی ہے اب یہ سوال کہ انسان بالغ کب ہوتا ہے؟ مختلف احادیث کے پیش نظر اس کی تین علامتیں ہیں:

1) بچے کو احتلام آجائے یا بچی حالتِ حیض سے دوچار ہوجائے جیسا کہ مذکورہ حدیث میں ہے۔

2) جب بچے یا بچی کی عمر پندرہ سال ہوجائے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ غزوۂ احد کے دن چودہ چودہ سال کے تھے تو انہیں جنگ میں شرکت کی اجازت نہ ملی تھی لیکن آیندہ سال جب وہ پندرہ برس کے ہوئے تو غزوۂ خندق میں شرکت کی اجازت مل گئی۔[1]

3) زیر ناف بال اگ آئیں چنانچہ حدیث میں ہے کہ غزوۂ بنی قریظہ کے دن جس شخص کے زیرناف بال اگے ہوئے ہوتے اسے قتل کردیا جاتا اور جس کے بال نہ ہوتے اسے چھوڑدیا جاتا۔[2]

بہر حال بلوغ کے بعد یتیمی کی حالت ختم ہوجاتی اور بلوغ کی مذکورہ بالا تین علامتیں ہیں۔

---

[1] بخاری، المغازی: ۴۰۹۷۔

[2] ابوداود حدیث: ۴۴۰۴۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:480

محدث فتویٰ